دینی طلبہ پر خرچ کرنا

04-November-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

4 نومبر 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

دِینی طلبہ پر خرچ کرنا

اس بیان میں آپ جان سکیں گے

- ✿... اصحابِ صُفّہ اور ان کا شوقِ علمِ دِین؟
- ✿... رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اصحابِ صُفّہ سے کیوں محبت فرماتے؟
- ✿... رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دِین کیلئے خرچ کرنا
- ✿... صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا دِین کیلئے خرچ کرنا
- ✿... حضرت امامِ اعظم نے کس کی کفالت بھی کی اور علمِ دِین بھی سکھایا؟
- ✿... دِینی کاموں میں خرچ کے فوائد اور اس کی اہمیت

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ (اسلامک ریسرچ سنٹر)
(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ مسجد میں معتکف کے سِوا کسی اور کو کھانے پینے اور سونے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لئے جب بھی مسجد میں حاضری کی سعادت ملے تو اعتکاف کی نیت کر لیا کریں تا کہ اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے اور ضرورت پڑنے پر کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں بٹھا لیں کہ اعتکاف کی نیت کھانے، پینے یا سونے کے لیے نہ ہو بلکہ اس سے مقصود **صرف اللہ کریم کی رِضا ہو۔** **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)۔ اگر ممکن ہو تو اعتکاف کی نیت کر کے 12 مرتبہ درودِ پاک پڑھ لیجئے یا اور کوئی نیک کام کر لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ ثواب بڑھ جائے گا اور مسجد میں کھانا، پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا حَفْص بن عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اِمامُ الْمُحَدِّثِین حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو زُرْعَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ان کی وَفات کے بعد خَواب میں دیکھا کہ وہ پہلے

آسمان پر فِرِشتوں کو نَماز پڑھا رہے ہیں۔میں نے دَریافت کیا:اے اَبُو زُرْعَہ ! آپ کو یہ اِعزازواِکرام کیسے ملا ہے ؟اُنہوں نے اِرشاد فرمایا:''میں نے اپنے ہاتھ سے دس(10)لاکھ حَدیثیں لکھی ہیں اور مَیں ہر حدیث میں دُرودِ پاک پڑھا کرتا تھا اور نبیِ رَحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ عالیشان ہے کہ جو مُسلمان ایک مرتبہ مُجھ پر دُرُود شریف بھیجتا ہے تو اللہ پاک اُس پر دس رَحمتیں نازِل فرماتا ہے۔(شرح الصدور، باب فی نبذمن اخبار من رأی الموتی...الخ،ص۲۹۴)

سر سے پا تک کروڑ بار سلام اور سراپا پہ بے شمار درود
دل میں جلوے بسے ہوئے تیرے لب سے جاری ہو بار بار درود
قبْر میں خُوب کام آتی ہے بیکسوں کی ہے یارِ غار دُرُود
(ذوقِ نعت، ص۱۲۴-۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ''مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے، ☆پوری توجہ کے ساتھ

1...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سننے کی نیّت کیجئے ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆ اگر قلم (Pen/ Pencil)،ڈائری آپ کے پاس ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "**دِینی طلبہ پر خرچ کرنا**" آج ہم اسی بارے میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور دیگر بزرگوں کے ایسے واقعات سُنیں گے کہ انہوں نے دِینِ اسلام کی سربلندی کے لیے اپنا وقت دینے کے ساتھ ساتھ اپنا مال بھی خرچ کیا۔ آج کے دور میں ہم دِینی طلبہ کی کس طرح سے خدمت کر سکتے ہیں؟ اس بارے میں کچھ مدنی پھول بھی سنیں گے۔سارا بیان پوری توجہ کے ساتھ سننے کی نیت کیجئے۔

علمِ دین کے پیاسوں پر مال خرچ کیا

حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک سفر سے واپسی پر خاتونِ جنت حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کے گھر تشریف لائے لیکن گھر کے دروازے پر ایک پردہ اور اپنی لختِ جگر کے ہاتھوں میں چاندی کے دو کنگن ملاحظہ فرما کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت ابو رافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ رو رہی تھیں،انہوں نے مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لوٹ جانے کی خبر دی تو حضرت ابورافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر واپسی کا سبب پوچھا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دروازے پر موجود پردے اور چاندی کے کنگنوں کے سبب میں واپس آ گیا۔(ابو داود، کتاب الترجل، باب ما جاء فی الانتفاع

بالعاج، ۱۱۸/۴، حدیث:۴۲۱۳، بتغیر)

حضرت ابورافع رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے پردہ پھاڑ دیا اور کنگن حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے ہاتھوں بارگاہِ رسالت میں بھیج دیئے اور عرض کی: میں یہ کنگن صَدَقہ کرتی ہوں، آپ انہیں جہاں مناسب سمجھیں خرچ فرمادیں۔ غریبوں کے والی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے ارشاد فرمایا: انہیں بیچ کر اہلِ صُفّہ پر خرچ کر دو۔ چنانچہ انہوں نے وہ دونوں کنگن ڈھائی درہم میں بیچ کر اصحابِ صفہ پر صدقہ کر دیئے۔ اس کے بعد پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی لختِ جگر کے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ فدا (میں فدا میرے ماں باپ فدا انتہائی محبت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے کہے جاتے ہیں) تم نے بہت اچھا کیا۔ (سنن النسائی، کتاب الزینۃ، باب الکراھیۃ للنساء فی اظہار الحلی والذھب، ص ۸۲۰، حدیث: ۵۱۵۰، بتغیر)

مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں تشریف لے جاتے تو پہلے سارے گھر والوں سے رخصت ہوتے سب سے آخر میں حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے رخصت ہوتے اور جب سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے گھر تشریف لاتے پھر دوسرے اہلِ بیت کے پاس۔ غرضکہ جانا بھی اس گھر سے ہوتا اور آنا بھی اسی گھر میں اس گھر کی عزت پر لاکھوں سلام۔ دروازے پر لٹکے ہوئے پردے اور کنگن کے بارے میں فرماتے ہیں: دروازہ کا یہ پردہ غالبًا تصاویر والا تھا اور چاندی کے کنگن لڑکوں (یعنی امام حسن وامام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا) کے لیے تھے، مردوں کے لئے کنگن اور تصاویر والا پردہ

یہ دونوں حرام ہیں۔ جنابِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا کو ان کی حُرمت کی ابھی تک خبر نہ تھی۔ اسی لیے آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا نے یہ دونوں کام کیے ہوئے تھے ورنہ اہلِ بیتِ نبوت دانستہ طور پر ناجائز کام نہیں کرسکتے۔ آپ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صرف ناراضی ملاحظہ فرماکر یہ دونوں چیزیں ختم کر دیں اور کنگن حضور کی بارگاہ میں صدقہ کرنے کے لئے بھیج دیئے۔ تاکہ اس عمل کو دیکھ کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ گھر میں تشریف لے آئیں۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چاہتے تھے کہ حضرت فاطمہ زہرا ابھی ان کنگنوں کو نہ پہنیں کہ اگرچہ ان کے لیے ان کا پہننا جائز ہے، مگر میں چاہتا ہوں کہ میرے اہلِ بیت جائز آرائش ٹیپ ٹاپ بھی نہ کریں تاکہ ان کے دل دنیا میں نہ لگیں اور آخرت میں ان کے درجات اور بلند ہوں وہ دنیا میں فقر و ریاضت کی زندگی گزاریں، چونکہ فاطمہ زہرا کو گزشتہ واقعہ سے غم ہوا تھا، اس لیے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کا غم غلط فرمانے کے لیے حضرت ثوبان کو خاتونِ جنت کے لئے ایک ہار اور ہاتھی دانت کے کنگن لانے کا فرمایا۔ (مرآۃ المناجیح، ٦/٧٧ ابتغیر)

والدین کے لئے نصیحت

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ مبارکہ میں والدین کے لئے نصیحت ہے کہ وہ اپنی اولاد بالخصوص لڑکیوں کی دینی اعتبار سے تربیت کریں۔ تاکہ وہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد بھی ایک نیک سیرت خاتون بن کر اپنے بچوں کی دینی نقوش پر تربیت کرے۔ کیونکہ عورت سے ہی ایک اچھا گھرانہ اور خاندان بنتا ہے۔ پھر ان کی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے سے ایک بہترین اور نیک معاشرہ بنتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی بہن بیٹی کی تربیت دِین کے مطابق کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاں والدین کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ بیٹی کی اچھی تربیت کریں وہیں بیٹی کی سعادت مندی یہ ہے کہ وہ والدین کی جائز خوشیوں کا لحاظ رکھے۔ ان کی خدمت کرے، ان کی مزاج شناس ہو، بڑھاپے میں خاص کر ان کی اچھی طرح خدمت کرے۔ اپنی خوشیوں پر والدین کی جائز خوشیوں کو ترجیح دے۔ الغرض ان کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑے۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سعادت مند بیٹی تھیں۔ آپ کی سعادت مندی کی وجہ سے ہی ہم پر کرم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنت کو ایک تسبیح عطا فرمائی جسے **تسبیح فاطمہ** کہا جاتا ہے۔ چنانچہ،

تسبیحِ فاطمہ

اسلام کے چوتھے خلیفہ، امیر المؤمنین مولا مشکل کشا حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے تو میں نے حضرتِ فاطمہ سے کہا کہ آپ اپنے ابّا جان، حضور رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر کوئی غلام مانگ لائیں کہ وہ کام کاج میں آپ کا ہاتھ بٹا سکے۔ چنانچہ، آپ شام کے وقت حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: "بیٹی کیا بات ہے؟ آپ نے صرف اتنا عرض کیا کہ سلام کے لئے حاضر ہوئی تھی۔ حیا کی وجہ سے مزید کچھ نہ کہہ پائیں۔ جب گھر لوٹ کر آئیں تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے پوچھا: کیا ہوا؟ کہا: میں حیا کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ نہ کہہ

سکی۔ دوسری شب پھر حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے خاتونِ جنت، حضرت فاطمۃُ الزّہراء رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْھَا کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں گھر کے کام کاج میں سہولت کے لئے ایک غلام مانگنے بھیجا، لیکن آپ رَضِیَ اللہُ عَنْھَا اب بھی حیا کی وجہ سے سوال نہ کر سکیں۔ (حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم مزید فرماتے ہیں کہ) جب تیسری شام آئی تو ہم دونوں حضور نبیِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہمیں کام میں دشواری ہوئی تو ہم نے چاہا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی غلام مانگ لائیں۔ حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو تمہارے لئے سرخ اُونٹوں سے بہتر ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: جی ہاں! یا رسولَ اللہ! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **صبح وشام 33 بار سُبْحَانَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللہُ اَکْبَر** کہو، صبح وشام **ہزار نیکیاں** ملیں گی۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے اس کو اپنا معمول بنالیا، پھر کبھی بھی ترک نہ کیا، ہاں جنگِ صِفِّیْن کی رات میں اسے پڑھنا بھول گیا تھا، لیکن پھر آخر میں مجھے یاد آگیا تو میں نے پڑھ لیا۔ (سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، باب ثواب ذلک، ۶/۲۰۴، حدیث: ۱۰۶۵۲)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سنا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْھَا کی طرف سے دیئے گئے کنگن اصحابِ صُفّہ پر خرچ فرما د

یئے، اللہ کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس مبارک عمل سے ہمیں یہ درس دیا کہ دینی طالب علموں پر اپنا مال خرچ کرنا چاہئے۔ آقا عَلَیْہِ السَّلَام چاہتے تو اس مال کو کسی اور نیک کام میں خرچ کرنے کا حکم بھی دے سکتے تھے لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اصحابِ صُفہ جو دین کا علم سیکھنے کے لئے ہر وقت تیار رہا کرتے تھے، ان پر خرچ کرنے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں اپنا مال ان کاموں میں خرچ کرنا چاہیے جن سے **دین کو زیادہ فائدہ ہو**۔ اپنا مال دینی کاموں میں خرچ کرنے کے ساتھ ساتھ جتنا زیادہ سے زیادہ ہوسکے، ہمیں اپنا وقت بھی پیش کرنا چاہئے، فیضانِ مصطفیٰ سے مالامال ہونے والے صحابۂ کرام اور دیگر بزرگانِ دِین کے ایسے سینکڑوں واقعات ہیں کہ جن کا مال دینی کاموں میں وقف ہونے کے ساتھ ساتھ اُن کا **وقت بھی دین کی سربلندی** کے لیے گزرتا تھا۔ اللہ پاک ان عظیم ہستیوں کی دینِ اسلام کے لیے دی جانے والی قربانیوں کا صدقہ ہمیں بھی ایسا جذبہ نصیب فرمائے کہ ہم بھی اپنا مال اللہ پاک کی راہ میں پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا **وقت** بھی **علمِ دین سیکھنے سکھانے** میں کامیاب ہوجائیں۔

ابتدائے اسلام میں صحابہ کی قربانیاں

اے عاشقانِ رسول! اس میں کچھ شک نہیں کہ ابتدائے اسلام کا دور بڑا ہی مشکل دَور تھا۔ **صحابۂ کرام** عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو دِین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں ایسی ایسی پریشانیاں اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا جن کا تصور بھی لرزا دیتا ہے۔ بھوک، پیاس، بے کسی، مسافری، اپنوں کی بے وفائیاں، غیروں کی دشمنیاں، گھر بار سے دوری

،کئی کئی دن کی بھوک پیاس میں گزر جاتے اَلْغَرَض ! کئی مشکلات تھیں، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے ہر آزمائش کاڈَٹ کر مقابلہ بھی کیااور مدینے کے تاجدار، ساری کائنات کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غلامی بھی نہ چھوڑی۔ دِین سیکھنے، دین کی خدمت اور دِین کی تبلیغ کرنے کو نہ چھوڑا۔

اصحابِ صُفّہ کون ہیں؟

وہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جو حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کی خدمت میں صرف **دِین سیکھنے کے لیے** حاضر رہا کرتے تھے۔ اِنہیں **اصحابِ صُفّہ** کہتے ہیں۔ ان کی شان تو بے مثل و بے مثال ہے۔

اصحابِ صُفّہ کون ہیں ؟اس بارے میں بھی سُن لیجئے کہ مَسْجِدِ نبوی شریف میں ایک چبوترا تھا، جہاں (مختلف اَوقات میں) تقریباً400 یا500فُقَرائے مُہاجِرین بیٹھا کرتے تھے، اِنہیں **اَصحابِ صُفّہ** کہتے ہیں۔ اِن کے پاس گھر تھا نہ دُنیَوی سازو سامان اور نہ ہی کوئی کاروبار، غربت کا عالم یہ تھا کہ اِن میں سے70 کے پاس سَتْر پوشی کے لیے پورا کپڑا بھی نہ تھا۔اِن کی تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی۔ مدینۂ منورہ میں آنے والے کا شہر میں کوئی جان پہچان والا نہ ہوتا تو وہ بھی اہلِ صُفّہ میں شامل ہو جایا کرتا۔ (تفسیر نعیمی، ۳/ ۱۳۲ مفہوما)

اصحابِ صُفّہ کے فاقے

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا یہ وہ مقدس گروہ ہے جو اپنے گھر بار، اہل و عیال اور فکرِ روز گار سے بے نیاز ہو کر صرف اور صرف دِین سیکھنے کیلئے مسجدِ نبوی میں ہی رہتا تھا۔ یہ بھوک بھی برداشت کرتے، پیاس بھی سہتے، یہ تکالیف کا بھی سامنا کرتے اور

فاقوں میں بھی مبتلا ہوتے لیکن دین سیکھنا انہوں نے نہ چھوڑا۔ کئی روایات میں آتا ہے کہ یہ عظیم لوگ کئی کئی دن تک فاقہ کشی کرتے (یعنی بغیر کھائے پیے گزار دیتے)۔

آیئے اَصحاب صُفّہ کی قربانیوں اوران کے فاقوں کے متعلق کچھ سنتے ہیں:

(1) حضرتِ سیّدُنا فَضالَہ بن عُبَید رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں، حبیبِ کبریا، سردارِ ہر دو سَرا، امامُ الْاَنبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب لوگوں کو نَماز پڑھاتے تو کچھ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نَماز کے اندر حالتِ قِیام میں بھوک کی شدت کے سبب گر پڑتے اور یہ اَصحاب صُفّہ تھے، حتّٰی کہ کچھ لوگ کہنے لگتے، یہ دیوانے ہیں۔ جب سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نَماز سے فارِغ ہوتے تو اُن کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر فرماتے، (اے اصحابِ صُفہ) اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لئے اللہ کے ہاں کیا (اجرو ثواب) ہے تو تم اِس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجت مندی میں مزید اِضافہ ہو۔(فیضانِ سنّت، ص۷۰۲،ترمذی،کتاب الزھدباب ماجاء فی معیشۃ ...الخ، ۱۶۲/۴،حدیث:۲۳۷۵)

(2) حضرت سَیّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ جو اصحابِ صفہ میں سے تھے، یہ فرماتے ہیں: میں نے (بھوک کے سبب) اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مِنبرِ مُنَوَّر اور اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے حجرۂ مُطَہَّرہ کے درمیان بیہوش ہو کر گر پڑتا۔ کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا۔ وہ سمجھتا کہ مجھ پر جُنُون کی کیفیّت طاری ہے حالانکہ مجھے جُنُون وغیرہ کچھ نہ ہوتا، یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔"(فیضانِ سنّت

ص٦٩٥ ، بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب ذکر النبی . . . الخ، ۵۱۵/۴،حدیث: ۷۳۲۴)

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ
امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے مدارِ ہدیٰ اعتبارِ صحابہ
نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ
صحابہ ہیں تاجِ رسالت کے لشکر رسولِ خدا تاجدارِ صحابہ
پسِ مرگ اے اعظمیؔ یہ دعا ہے بنوں میں غبارِ مزارِ صحابہ

کراماتِ صحابہ، ص۳۰

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی بھوک کا ذکر

حضرت سیِّدُنا عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے فرمایا: میں اصحابِ صُفَّہ میں سے تھا۔ ایک دن میں نے روزہ رکھا۔ شام کے وقت پیٹ میں تکلیف کا احساس ہوا تو میں قضائے حاجت کے لئے چلا گیا۔ جب واپس آیا تو صُفّہ والے اپنا کھانا کھا چکے تھے۔ قریش کے مالدار لوگ صُفّہ والوں کے پاس کھانا بھیجا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ: آج کھانا کس کے ہاں سے آیا تھا؟ ایک شخص نے بتایا: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے۔ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس گیا تو آپ نماز کے بعد تسبیحات پڑھنے میں مصروف تھے۔ میں انتظار کرنے لگا۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے قریب ہو کر عرض کی: مجھے کچھ پڑھا دیجئے اور میرا مقصد یہ تھا کہ مجھے کچھ کھانا کھلا دیں۔

امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مجھے سورۂ آلِ عمران کی آیات پڑھانے لگے۔ پھر جب آپ گھر پہنچے تو مجھے دروازے پر چھوڑ کر خود اندر چلے گئے ،کافی دیر ہو گئی لیکن واپس تشریف نہ لائے۔ میں نے سوچا شاید کپڑے تبدیل فرمارہے ہوں۔ پھر میرے لئے گھر والوں کو کھانے کا حکم دیا ہو لیکن میں نے وہاں ایسا کچھ نہ پایا۔ جب بہت زیادہ دیر ہو گئی تو میں وہاں سے اُٹھ کر چل دیا۔ راستے میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوئی تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! آج تمہارے منہ کی بُو بہت تیز ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آج میں نے روزہ رکھا تھا اور ابھی تک افطار نہیں کیا اور نہ ہی میرے پاس کچھ ہے جس سے روزہ افطار کروں۔ رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مجھے اپنے گھر لے گئے اور ایک پیالہ منگوایا جس میں کھانے کا کچھ اثر باقی تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے اس میں کسی نے جَو کھائے ہوں۔ پیالے کے کناروں پر کچھ کھانا باقی بچا رہ گیا تھا جو بہت قلیل تھا۔ میں نے بِسْمِ اللہ پڑھی اسے اِکٹھا کیا اور کھا لیا حتی کہ شکم سیر ہو گیا۔(اللہ والوں کی باتیں،۱/ ۶۴۲ملخصا)

اصحابِ صُفّہ سے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت

اے عاشقانِ صحابہ! ہمیں غور کرنا چاہیے کہ اصحابِ صُفّہ تو اتنی مشقت کے ساتھ علمِ دین حاصل کرتے تھے، کیا ہم آسانیوں کے باوجود بھی کم از کم ضروری **فرض علم** حاصل کرتے ہیں؟ اصحابِ صُفّہ کتنی پریشانیاں سہتے، بظاہر یہ بڑے غریب تھے، یہ بڑے نادار تھے، نہ انہیں کچھ کھانے کو ٹھیک طرح ملتا نہ پینے کو ملتا

لیکن ان کو یہ شرف ضرور حاصل تھا کہ یہ اصحابِ صُفّہ رسولِ کریم، رءوفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بڑے مُقرَّب تھے، آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام ان سے بڑی محبت فرماتے۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جب کوئی تحفہ، صدقہ یا مالِ غنیمت آتا تو آپ اس میں سے اصحابِ صُفّہ پر خرچ کرتے۔ احادیث میں آیا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دوسرے صحابہ کو ترغیب دلاتے کہ وہ اصحابِ صُفّہ کو کھانا کھلائیں اور ان پر خرچ کریں۔ ان میں سے بعض کے خرچ کے کفیل خود آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/ ۳۵)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اصحابِ صُفّہ کو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص قُرب حاصل تھا، آپ ان پر شفقتوں کا سایہ دراز فرماتے۔ اسی طرح پیارے صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن بھی اصحابِ صُفَّہ کا خاص خیال رکھتے اور ان کی حاجتوں کو پورا کرتے، آیئے اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمایئے: چنانچہ وہ ستّر (70) صحابہ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) جو بہترین قاری بھی تھے، ان کے بارے میں آتا ہے کہ یہ حضرات دن کو لکڑیاں جمع کرکے فروخت کرتے اوراس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے جذبہ خیر خواہی اور بھائی چارہ کے تحت اصحابِ صُفّہ کے لئے کھانا تیار کرتے اور ان کو کھلاتے تھے اور رات عبادت میں گزارتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۸۴)

اصحابِ صُفّہ کا علم دین سیکھنا

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اصحابِ صُفّہ کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک فرمانے کی کوشش فرماتے۔ اس حُسنِ

سُلُوک کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ **اصحابِ صُفّہ علم دین** سیکھتے تھے، وہ مسجدِ نبوی میں رہ کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اکتسابِ فیض کرتے، کئی روایات میں ان کے علم سیکھنے اور سکھانے کا تذکرہ ملتا ہے۔

آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا دِینی طلبہ پر خرچ کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! اصحابِ صُفّہ علمِ دین سیکھتے اس لیے پیارے آقا، میٹھے میٹھے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی ان پر خرچ فرماتے اور دوسروں کو ترغیب بھی ارشاد فرماتے اور ایسا نہیں ہے کہ آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام صرف اصحابِ صُفّہ پر ہی خرچ فرماتے۔ آپ کا مال تو **دین کیلئے وقف** تھا۔ جتنا بھی مال آپ کے پاس آتا، آپ راہِ خدا میں خرچ فرمادیتے تھے۔

حضرت سَیِّدُنا ابُوذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک روز میں نبیِّ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا، جب آپ نے اُحد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا: اگر یہ پہاڑ میرے لئے سونا بن جائے تو میں پسند نہیں کروں گا کہ اس میں سے ایک دِینار بھی میرے پاس تین(3) دن سے زِیادہ رہ جائے، سِوائے اُس دِینار کے جسے میں اَدائے قرض کے لئے رکھ چھوڑوں۔ (بخاری، کتاب فی الاستقراض...الخ، باب اداء الدیون، ۲/۱۰۵، حدیث: ۲۳۸۸)

پارہ 30، سُوْرَۃُ ضُحیٰ کی آیت نمبر 10 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اَمَّا السَّآىٕلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ۝۱۰ **ترجمہ کنزالایمان:** اور منگتا کو نہ جھڑکو۔
(پ ۳۰، الضحی: ۱۰)

یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، جب آپ کے درِ دولت پر کوئی سوالی آکر

کچھ مانگے تو اسے کسی بھی صورت جھڑکنا نہیں بلکہ اسے کچھ دے دیں یا حُسنِ اَخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کے سامنے نہ دینے کا عذر بیان کر دیں۔(خازن، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ۴/۳۸۸، مدارک، الضحی، تحت الآیۃ: ۱۰، ص۱۳۵۷، ملتقطاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡہِ اسی آیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مومن ہوں مومنوں پہ رؤفٌ رحیم ہو   سائل ہوں سائلوں کو خوشی لَاتَنۡھَر کی ہے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منھ مانگی پائیں گے   سرکار میں نہ "لا" ہے نہ حاجت "اگر" کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص۲۲۵،۲۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے کہ ہمارے آقا سید الانبیاء ہیں، نبیوں کے سردار ہیں کونین کے والی ہیں، وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں، لیکن اِس کے باوجود آپ کا انداز مبارک یہ تھا کہ آپ اپنے پاس مالِ دنیا کو نہیں رہنے دیتے تھے خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلانا آپ کا طریقہ رہا ہے، اپنا مال ہو یا آپ کو تحفے میں دیا گیا مال ہو بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارا مال دین کے لئے وقف تھا تو یہ غلط نہ ہو گا کیونکہ انبیاءِ کرام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہیں بنایا جیسا کہ

مفسرِ قرآن، مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡہ ایک حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بعض انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام متارِکُ الدُّنۡیا تھے، جنہوں نے کچھ جمع نہ کیا جیسے حضرت یحییٰ و عیسیٰ عَلَیۡہِمَا السَّلَام اور بعض نے بہت مال رکھا۔ جیسے حضرت سلیمان و داؤد عَلَیۡہِمَا السَّلَام لیکن کسی نبی کی مالی میراث نہ بٹی، ان کا چھوڑا ہوا مال دین کے

لیے وقف ہوتا ہے۔(مرآۃ المناجیح،۱/۱۹۹)

سُبْحٰنَ اللہ! اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا **مال دین کے لئے وقف** تھا، بالخصوص دینی طالب علموں پر خرچ کرنا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی اور اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لئے بھی یہی پسند فرماتے تھے کہ وہ بھی اپنا مال راہِ دین میں خرچ کریں۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "مَدَنی مذاکرہ"

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں بھی اپنا مال دینی طلبہ پر خرچ کرنا چاہئے اور مال کے ساتھ ساتھ اپنا **وقت بھی دین کے کاموں** میں صرف کرنا چاہئے، اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ **ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں** میں حصہ لیا جائے۔ ان کاموں میں سے ایک دِینی کام **"ہفتہ وار مدنی مذاکرہ"** بھی ہے۔اس دِینی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ☆ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے کی** برکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ☆ **مدنی مذاکرے** کی برکت سے دِینی معلومات کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مذاکرہ"** دیکھنے کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی دعوت دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ۔

آیئے! بطورِ تَرغیب ایک مَدَنی بہار سُنئے اور پابندی کے ساتھ **مدنی مذاکرے میں شرکت** کی نِیَّت کیجئے، چنانچہ

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

واہ کینٹ(پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی معاشرے کے دیگر نوجوانوں کی طرح متعدد اَخلاقی بُرائیوں میں مُبتلا تھے ۔مثلاً فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا، موبائل فون اور انٹر نیٹ میں وقت صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ ایک دن انہیں مدنی چینل پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی مذاکرہ دیکھنے اور سننے کی برکت سے انہیں کافی سکون ملا اور انہوں نے اپنے تمام پچھلے گناہوں سے توبہ کرلی اور فرائض وواجبات کا عامِل بننے کے لئے کوشاں ہوگئے، چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجالی، اللہ کریم کا مزید کرم یہ ہوا کہ والدین نے بخوشی اُنہیں دعوتِ اسلامی کے دِینی کاموں کے لئے **"وقفِ مدینہ"** کر دیا۔

مدنی چینل کی مہم ہے نفس وشیطاں کے خلاف　　　جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَآءَاللہ اِعتراف
نفسِ امّارہ پہ ضَرب ایسی لگے گی زور دار　　　کہ ندامت کے سبب ہوگا گنہگار اشکبار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا دین کیلئے خرچ کرنا

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا مال **دین کیلئے خرچ** فرماتے تھے۔اگر ہم صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی سیرت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ وہ اپنا **مال دین کیلئے** قربان کرنے کو ہر وقت تیار رہتے تھے۔اس بارے میں اسلام کے پہلے خلیفہ، اَمِیْرُ الْمؤمنین حَضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ تاجر تھے، کپڑے کے وسیع کاروبار کے مالک تھے، جس دن اسلام لائے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم یا دینار (یعنی 40ہزار چاندی یا سونے کے سِکّے) تھے، اسلام لانے کے بعد وہ سارے کے سارے راہِ خدا میں خرچ کر دیئے۔(تاریخ مدینة دمشق، ٣٠/٦٦)

غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنے گھر کا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر نچھاور کرنے کا واقعہ بھی آپ ہی کا ہے۔ اسی طرح جب بھی ضرورت پیش آئی تو دین کیلئے اپنا مال خرچ کرنے میں آپ ذرا بھی نہ ہچکچائے۔ کئی غلاموں کو اپنا ذاتی مال دے کر آزاد کروانے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ حضرت سیدنا عُروہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ایسے 7 غلام خرید کر آزاد کیے جنہیں راہِ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں۔ان میں حضرت سیدنا بلال حبشی اور سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا بھی ہیں۔(مجمع الزوائد،کتاب المناقب،باب جامع من فضله ،٣٥/٩،حدیث:١٤٣٤٠)

منقول ہے کہ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو اسلام لانے کے بعد بہت اذیتیں دی جاتی تھیں، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو پانچ اوقیہ (تقریباً32تولے)سونا ادا کرکے خریدا تو فروخت کرنے والوں نے کہا: ابو بکر! اگر تم صرف ایک اوقیہ سونے پر اَڑ جاتے تو ہم اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتے۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سو(100)اوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور بلال کو ضرور خریدتا۔(الریاض النضرة،ج١ص١٣٣)

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے معمولات کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اسلام کی مدد و نصرت کیلئے آپ نے کھُلے دل سے اپنا ذاتی مال و اسباب خرچ کیا۔ اپنے مال سے مصطفٰے کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایسی خدمت کی کہ آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے دیا۔ (ابن ماجة، کتاب السنة، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۷۲/۱، الحدیث: ۹۴)

حضرت عثمانِ غنی کا دین کیلئے خرچ کرنا

اسی طرح اسلام کے تیسرے خلیفہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حَضرتِ سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا دین کیلئے خرچ کرنا بھی بہت مشہور ہے۔ کئی دفعہ آپ نے دین کیلئے خرچ کرنے پر آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنت کی خوشخبریاں پائی ہیں۔ مدینہ شریف میں مہاجرین کی ضرورت پر آپ نے **کنواں** خرید کر دین کیلئے وقف فرمایا۔ اسی طرح غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ نے **950 اُونٹ، 50 گھوڑے اور 1000 اَشْرَفیاں** پیش کیں، پھر بعد میں **10 ہزار اَشْرَفیاں** اور پیش کیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۳۹۵/۸) جب بھی ضرورت ہوتی آپ دینِ اسلام کیلئے خرچ کرنے سے بالکل نہیں ہچکچاتے تھے۔

اسی طرح دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے بھی کئی واقعات ہیں کہ وہ دین کیلئے خرچ کرنے میں پیش پیش رہتے تھے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے ہمیں بھی درس ملتا ہے کہ دین کیلئے اپنا مال دینے، خرچ کرنے میں پیش پیش رہنا چاہیے۔ اگر ہم بزرگوں کے واقعات دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ان کی بھی کوشش ہوتی تھی کہ دین کیلئے ایسی جگہ خرچ کیا جائے

جس کے فوائد وقتی نہ ہوں بلکہ آنے والوں کو بھی اس سے فائدہ ہو۔ اس سلسلے میں کروڑوں حنفیوں کے امام، حضرت سیدنا **امامِ اعظم** ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا اپنے شاگرد حضرت **امام ابویوسف** رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی کفالت کا واقعہ ہمارے لیے روشن مثال ہے۔ آیئے! اس بارے میں سنتے ہیں:

امامِ اعظم نے علم بھی عطا کیا اور مال بھی!

حضرت امام ابویوسف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ خود فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث اور فقہ کے طالبِ علم کی حیثیت سے کُوفہ میں وقت گزارا۔ شروع میں بہت تنگ دست اور غریب گھرانے سے تعلق رکھتا تھا، میرے والد مجھے ایک دن حضرت امام ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی خدمت میں لے گئے، میں وہاں پڑھنے لگا، میرے والد نے گھر آکر مجھے کہا: بیٹا! حضرت امام ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی طرف پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھا کرو، یہ بے ادبی کا انداز ہے۔

پھر میرے والد مجھے کہنے لگے: اے میرے بیٹے! ہم غریب لوگ ہیں، جبکہ امیر لوگوں کی خوراک مُرَغّن غذائیں ہوتی ہیں، ہم سوکھی پھیکی روٹی کھا کر گزارا کرتے ہیں، ہم بہت مفلس ہیں، یہ باتیں کہہ کر میرے والدِ محترم نے مجھے امام ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی مجالس میں جانے سے روک دیا، ادھر امامِ اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے مجھے غیر حاضر پایا تو میرے جاننے والوں سے پوچھا کہ یعقوب کیوں نہیں آرہا؟ انہوں نے بتایا کہ اسے تو اس کے والد نے روک رکھا ہے۔ امام قاضی ابویوسف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ

فرماتے ہیں: ادھر میری کیفیت یہ تھی کہ میں حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجالس میں حاضر ہونے کے لیے بیتاب رہتا۔

آخر کار میں ایک دن آپ کی مجلس میں جا پہنچا، آپ نے بڑی شفقت سے غیر حاضری کی وجہ پوچھی تو میں نے اپنے غریب اور والد کے حکم پر نہ آنے کا بتایا، اس دن تو میں آپ کی مجلس میں احادیث سنتا رہا لیکن جب میں گھر جانے لگا تو امام ابو حنیفہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، جب تمام لوگ چلے گئے تو آپ نے مجھے ایک تھیلی دی جو درہموں سے بھری ہوئی تھی، فرمایا: اس سے گزارا کرو، پھر اللہ مالک ہے، میں نے اسے کھولا تو ایک سو(100) درہم تھے۔ آپ نے جاتے ہوئے حکم دیا کہ میرے حلقۂ درس میں آجایا کرو، یہ درہم ختم ہوگئے تو پھر بندوبست کر دیں گے، چنانچہ اس دن کے بعد میں باقاعدگی سے حلقۂ درس میں آنے لگا۔

کچھ دنوں بعد آپ نے مجھے ایک اور تھیلی دی، اس طرح آپ وقتاً فوقتاً میری امداد فرماتے اور کسی کو علم نہ ہوتا، ایک خاص بات یہ کہ حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رقم تو دیتے رہے مگر کبھی مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ کس طرح اور کہاں خرچ کرتے ہو؟ اور وہ خود ہی محسوس کر لیتے کہ روپے ختم ہونے والے ہیں، اس کے ساتھ ہی وہ اور رقم دے دیتے۔ میں پڑھتا بھی رہا اور میرا گھر بھی چلتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا کہ میں مالی اعتبار سے خوشحال ہوگیا۔

میں مسلسل حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے درس میں آتا رہا، علمی استفادہ کرتا رہا اور ایک وقت آیا کہ حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے ایک

طرف دنیاوی مال سے خوشحال کر دیا اور دوسری طرف علم و فضل میں ممتاز بنا دیا، مجھ پر علم کے دروازے کھل گئے۔ (مناقب امام اعظم، جز ثانی، ص ۲۱۱)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ کوئی دو چار ماہ تک حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی کفالت کی ہو گی، ایسا نہیں ہے دو تین سال بھی نہیں بلکہ امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دس(10) سال تک میرا اور میرے گھر والوں کا خرچ برداشت کیا۔ (مناقب امام اعظم، جز اول، ص ۲۵۹ ملخصا)

امامِ اعظم کو ملنے والی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اس واقعے میں ہمارے لیے درس ہی درس ہے۔ حضرت امام قاضی ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعد میں بہت بڑے عالم، مجتہد، مفتی اور قاضیِ اسلام بنے۔ بلکہ ان کے فیض نظر اور پُر اثر تعلیم سے کئی بڑے بڑے علما اور مفتی و مجتہد پیدا ہوئے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ حضرت قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو یہ مقام و مرتبہ اس وجہ سے ملا کہ حضرت امام اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان کی کفالت بھی کی اور انہیں پڑھایا بھی۔ پھر حضرت قاضی امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آگے حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو پڑھایا۔ حضرت امام محمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت امام شافعی کے استاذ ہیں۔ حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو پڑھایا۔ حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو تعلیم دی۔ حضرت امام بخاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

نے آگے کئی شاگرد پیدا کئے اور اس طرح پھر آگے یہ سلسلہ چل نکلا اور آج تک جاری وساری ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ قیامت تک جاری وساری رہے گا۔ سوچا جائے تو یہ سارا فیضان حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہے اور اس سارے ثواب کے حق دار وہ بھی ہیں اس لیے کہ انہوں نے حضرت امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ دین کی روشنی سے منور بھی فرمایا اور ان پر اپنا مال بھی خرچ کیا۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا طلبہ پر خرچ کا انداز

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت مولانا شاہ **اِمام احمد رضا خان** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ علم دین حاصل کرنے والے طالبعلموں پر خوب خرچ فرماتے اور خوش ہوتے، آپ طلبہ پر بہت شفیق وکریم تھے، خوشیوں کے موقعوں پر، عید کے دنوں میں ان کے لئے نئے نئے کپڑے بنواتے اور طرح طرح کے کھانے بنوا کر کھلاتے، عرب طلبہ کے لئے عربی کھانا، روسی طلبہ کے لئے روسی کھانا، بنگالی طلبہ کے لئے بنگالی کھانا الغرض جن طلبہ کو جو کھانا مرغوب (پسند) ہوتا وہ پکوا کر اس کو کھلاتے اور خوش ہوتے۔ (سوانح اعلیٰ حضرت، ص۱۴۶ ملخصاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی بھی جامعات المدینہ کے طلبۂ کرام کے لئے کھانے کا بہترین اہتمام کرتی ہے، بلکہ طلبا کی ہر طرح کی سہولیات کا خیال رکھا جاتا ہے، لہٰذا اس کارِ خیر میں بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایئے۔

ہمیں کہاں خرچ کرنا چاہیے؟

اے عاشقانِ رسول! اس واقعے میں ہمارے لیے نصیحت کے کئی مدنی پھول

بھی ہیں اور کتنے پیارے انداز سے ہماری رہنمائی بھی کی جارہی ہے کہ ہم اپنا مال **اللہ** پاک کی راہ میں کس انداز سے خرچ کریں تاکہ ثواب بھی ملے اور **اُمّتِ مُسلمہ کی خیر خواہی** بھی ہو۔

کسی کے **عالمِ دِین** بننے، **حافظِ قرآن** بننے میں اگر ہمارا مالی حصّہ بھی شامل ہو جائے تو اس کے فوائد کثیر بھی ہیں اور بہت دیر تک رہنے والے بھی ہیں۔ بلکہ اگر اسے **ثوابِ جاریہ** کہا جائے تو بھی دُرست ہوگا۔ غور کیجئے! بالفرض ہمارے دیئے ہوئے مال سے ایک عالمِ دین بن گیا تو ان کے عالم بننے کا ثواب ہمیں ملے گا، وہ تیار ہونے والے عالم جس جس کو علمِ دِین سکھائیں گے، پڑھائیں گے، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، جو ان سے سُن کر عمل کرے گا، اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا۔ وہ آگے جس جس کو بتائے اس کا ثواب بھی ہمیں ملے گا، اَلْغَرَض! اللہ نے چاہا تو پھر ہمارے لیے ثواب کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع ہو گا۔

معلوم ہوا کہ دین کیلئے علما پر خرچ کرنے کا ثواب بھی بہت زیادہ ہے اور اس کے فوائد بھی زیادہ ہیں۔ انہی فوائد کے پیشِ نظر بعض بزرگوں کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کاروبار کرتے اور حاصل ہونے والے منافع میں سے کچھ رقم صرف علما پر خرچ فرماتے تھے کہ اس کے فوائد اور ثمرات عام لوگوں پر خرچ کرنے سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

امام اعظم کا دین کیلئے خرچ کرنا

خود حضرت سیدنا امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا یہی **معمول** تھا کہ **اپنے مال سے کثیر** حصہ **علمائے کرام کی خدمت** میں پیش فرماتے۔ چنانچہ قیس بن ربیع کا بیان ہے کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بغداد سے بہت سا مال خرید کر کُوفہ میں لایا کرتے اور

اسے مارکیٹ میں بیچتے تھے ، اس سے جو منافع ہوتا تو آپ اپنے مشائخ کے لئے ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے ہاں پہنچاتے پھر محدثین کے لئے ان کی ضروریاتِ زندگی خرید کر ان کے گھر پہنچاتے ، ان کے لئے کھانے پینے کی چیزیں ، لباس سلوا کر بھیجا کرتے اور جو رقم باقی بچ جاتی تو آپ علمائے کرام کو نقد دے دیا کرتے تاکہ وہ اپنی ضروریات پوری کر سکیں ، ساتھ ہی یہ پیغام بھیجتے میں نے اپنی طرف سے کچھ نہیں بھیجا یہ سب اللہ پاک نے آپ کے لئے نفع عطا فرمایا ہے ، لہٰذا اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو ، میری تجارتی زندگی میں جس قدر منافع ہے ، اس میں آپ کا حصہ ہے ، مجھے تو صرف اللہ پاک نے آپ لوگوں کی خدمت کا سبب بنایا ہے ، اس کا رزق میرے ہاتھوں آپ تک پہنچ رہا ہے ۔ (مناقب امام اعظم ، جز اول ، ص ۲۶۲ ملخصا)

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ امام اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب بھی اپنے لئے یا اپنے گھر والوں کے لئے کپڑا یا کوئی کھانے کی چیز خریدتے تو اسی مقدار میں وہ چیز علماء و مشائخ کے لئے بھی خریدتے ۔ (مناقب امام اعظم ، جز اول ، ص ۲۶۱ ملخصا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ و مدارس المدینہ

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دِینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت **پاکستان اور اوورسیز** (Overseas) میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے سینکڑوں **جامعات المدینہ** ہزاروں علمِ دِین کے پیاسوں کی پیاس بجھا رہے ہیں ، اس وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 1122 **جامعاتُ المدینہ** قائم ہو چکے ہیں ، جن میں پڑھنے والوں اور

پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً88502(88ہزار502) ہے۔

2000ء سے 2021ء تک تقریباً 6809 (6ہزار809) **مدنی علمائے کرام درسِ نظامی مکمل** کرچکے ہیں ، جبکہ تقریباً9308 (9ہزار308)**اسلامی بہنیں درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس مکمل** کرنے کی سعادت حاصل کرچکی ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! اس وقت 5006(5ہزار6) **مدارس المدینہ** (بوائز، گرلز) قائم ہوچکے ہیں، جن میں پڑھنے والوں اور پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً230552(2لاکھ30 ہزار552) ہے۔اب تک تقریباً386354(3لاکھ86ہزار354) نے **حفظِ قرآن** اور **ناظرہ قرآن** پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

دعوتِ اسلامی کے ان اہم ترین صرف 2 شعبوں کا **سالانہ خرچ اربوں روپے** میں ہے، جس کو پورا کرنے کے لیے عاشقانِ رسول اپنا حصّہ شامل کرتے ہیں، اللہ کرے کہ ہم بھی ان کی فہرست میں شامل ہو جائیں، ہر کوئی اپنی مالی حیثیّت کے مطابق غور کرلے کہ وہ اپنی طرف سے کتنا حصہ شامل کر سکتا ہے۔

جامعات المدینہ و مدارس المدینہ کے ساتھ تعاون کی اہمیت

ابھی ہم نے سنا کہ ہمارے اسلاف دینِ اسلام کیلئے خرچ کرنے کی کیسی کوششیں فرماتے تھے، اور پھر خاص طور پر **دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ** یعنی ایسے ادارے کے ساتھ تعاون کرنا جہاں **اُمّت کے رہنما** یعنی **علماء** تیار ہوتے ہوں، یہ گویا ایسے ہے جیسے دِین کو مضبوط کرنا۔

دعوتِ اسلامی کے **جامعۃ المدینہ** میں جہاں فیضانِ علمِ دین عام ہورہاہے، وہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! پڑھنے والوں کے ذریعے بے نمازیوں تک **نماز کی دعوت** پہنچ رہی ہے، **قرآنِ پاک** کی تعلیم سے ناواقف لوگوں میں **محبتِ قرآن** عام کی جارہی ہے، **قرآن** سیکھنے سکھانے کا جذبہ دیا جارہا ہے۔ یہ **اُمّت کے رہنما** کبھی **امامت کے مُصلّے** کے ذریعے تو کبھی **منبر** کے ذریعے، کبھی **تدریس** کے منصب پر فائز رہ کر تو کبھی **تصنیف** کے میدان میں اپنے **قلم** کے ذریعے نیکی کی دعوت کو عام کرنے میں مصروف ہیں، ایسے اِدارے کے ساتھ تعاون کرنا گویا اپنے معاشرے میں دینی نظام کی ترقی اور مضبوطی کا ضامن ہے۔ اپنے **صدقات، خیرات، زکوٰۃ** اور **عُشر** وغیرہ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے **جامعات المدینہ** کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے۔

دینی واخلاقی تربیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ میں پڑھنے والوں اور والیوں کی **دِینی واخلاقی تربیت** پر بھرپور توجہ دی جاتی ہے۔اس کے لیے نمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل مثلاً صلوٰۃ التّوبہ، تہجّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرنے کی ترغیب دلائی جاتی ہے، مختلف مواقع پر بیانات کا سلسلہ رکھا جاتا ہے جس میں کبھی والدین کا ادب واحترام کرنے اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی ترغیب دی جاتی ہے، کبھی جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر وغیرہ جیسے باطنی امراض سے نفرت دلائی جاتی ہے۔اسی طرح ان طلبا وطالبات کی تنظیمی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے، تاکہ دورانِ تعلیم اور درسِ نظامی سے فارغ ہونے کے بعد طلبائے کرام، اسلامی بھائیوں اور اپنے گھر والوں میں دعوتِ اسلامی کے طریقِ کار کے مطابق نیکی کی دعوت

کی دُھومیں مچانے میں کامیاب ہو جائیں، اور طالبات دیگر اسلامی بہنوں اور اپنے محارم رشتہ داروں میں نیکی کی دعوت عام کرتی رہیں۔

تنظیمی اور اخلاقی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جامعۃ المدینہ کے طلبۂ کرام مجلس کے دیے ہوئے جدول کے مطابق مدنی قافلوں میں سفر کی سعادت حاصل کرتے ہیں، جامعۃ المدینہ کے اطراف میں 12 **دینی کاموں** کو عام کرنے کے لیے ذمّہ داریاں سنبھالتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! جامعۃ المدینہ کے اساتذہ کرام و طلبۂ کرام **اِمامت و خطابت** کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں، جن کی بدولت کثیر **مسجدیں آباد** ہیں۔ کئی اساتذہ و طلبہ "**جامعۃ المدینہ و مدرستہ المدینہ آن لائن**" کے ذریعے دُنیا بھر کے عاشقانِ رسول کو بذریعہ انٹرنیٹ تعلیمِ قرآن اور علمِ دِین کی روشنی سے منور کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کئی اساتذہ و طلبہ دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں اپنی دِینی خدمات پیش کر رہے ہیں۔

اِسی طرح **جامعۃ المدینہ** (گرلز) کی **مُدرِّسات و طالبات** (یعنی پڑھانے والی مَدَنِیَّہ اسلامی بہنیں اور طالبات) بھی دعوتِ اسلامی کے **مختلف شعبہ جات** میں ہونے والے **مدنی کاموں** میں حصّہ لینے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت کے تحت اسلامی بہنوں کے 8 **دِینی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو کر نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِد۔ یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔ (فیضانِ سُنّت، صفحہ ۵۸۹، ملتقطاً)

عالم نہیں بن سکے تو دوسروں کو بنائیں

یاد رکھئے! اس میں کوئی شک نہیں کہ **عالم** بننے کے بڑے فضائل ہیں، اس میں کوئی

شک نہیں کہ **حافظ** بننے کے بڑے فضائل ہیں، یقیناً یہاں ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جن کے دل میں یہ خواہش ہوگی کہ کاش ہم عالم بنتے، کئی ایسے ہوں گے جو حافظ بننا چاہتے ہوں گے۔ ہم اگر عالِم نہ بھی بن پائے تو اب یہ سعادت ہمیں مل سکتی ہے کہ ہم اپنے مال سے مدد کر کے کسی کو **عالم بنوا دیں**۔ ہمت کیجئے اور دعوتِ اسلامی کے جامعات المدینہ اور مدارس المدینہ کے جملہ اخراجات کے لیے بھرپور تعاون کیجئے۔

خود کفالت

★اللہ پاک نے وُسعت دی ہے تو جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ بنا کر یا بنوا کر **دعوتِ اسلامی** کو دے دیجئے۔ ★اگر یہ نہ ہو سکے تو کسی جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ کا **ماہانہ خرچ** اپنے ذِمّے لے لیجئے۔ ★**یوٹیلٹی بلز** (مثلاً بجلی، گیس وغیرہ) کی ادائیگی اپنے ذِمّے لے لیجئے ★**مدنی عملے** (اساتذہ و قاری صاحبان وغیرہ) کی **تنخواہ** (Salary) اپنے ذِمّے لے لیجئے ★اگر آپ سبزیوں کا کاروبار کرتے ہیں تو اپنے قریبی کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرسۃ المدینہ کی **سبزیاں** وغیرہ اپنے ذِمّے لے لیجئے۔ ★گندم یا **آٹے** کی پیشکش کر دیجئے۔ ★اپنے کھیت کی گندم میں سے ایک حصہ مخصوص کر لیں کہ یہ اللہ پاک کی رِضا اور ثواب کے لیے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ یا مدرسۃ المدینہ کے لیے پیش کروں گا۔ ★یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی جامعۃ المدینہ یا رہائشی مدرسۃ المدینہ کے **راشن** مثلاً (گھی، چاول، پتی، دودھ وغیرہ) میں سے جو مجھ سے ہو سکا، اپنی طرف سے پیش کروں گا یا کسی کو اس کی **ترغیب** دِلاؤں گا۔

والدین کیلئے صدقۂ جاریہ

اَلْغَرَض! کسی بھی طرح اس کارِ خیر (نیکی کے کام) میں تعاون کی ضرور کوشش کرنی

چاہئے۔ ان اخراجات میں اپنے مرحوم والد یا والدہ یا دونوں کے **ایصالِ ثواب** کی بھی نیت کی جاسکتی ہے، ماں باپ کے جیتے جی بھی تو **نیک اولاد** ان کی خدمت کے لیے خرچ کرتی ہی ہے، **اے کاش!** کہ ہم ماں باپ کے دُنیا سے جانے کے بعد بھی نیکی کے کاموں میں زیادہ سے زیادہ خرچ کرکے اُن کو **ایصالِ ثواب** کرنے کی سعادت حاصل کرپائیں۔ یہ **صدقۂ جاریہ** بھی بنے گا اور اللہ نے چاہا تو دِین کی تقویت کا سبب بھی بنے گا۔ یہاں یہ بات بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ ہم ہوں یا نہ ہوں دین کا نظام قیامت تک چلتا رہے گا اِنْ شَآءَ اللہ، یہ ہمارے لیے سعادت کی بات ہے کہ اس میں ہمارا کتنا حصہ شامل ہوتا ہے۔ یا ہم دوسروں سے رابطہ کرکے اپنے نامۂ اعمال میں کتنی نیکیاں لکھوا سکتے ہیں۔ **اللہ** پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

اسلامِک اِی بُک لائبریری کا تعارف

الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل ایپلی کیشن جاری کی ہے: **Islamic Ebook Library** (اسلامِک اِی بُک لائبریری)۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے شائع (**Publish**) ہونے والی کتابیں مفت ڈاؤن لوڈ کی جا سکتی ہیں، یہ ایپلی کیشن اپنے موبائل میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھایئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلایئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ

رِسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے چلنے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں: ☆پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆**عاجزی و سادگی کے پیکر، نبیِ رحمت** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ایک شَخْص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[2] ☆اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے

---

1 ...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵ حدیث:۱۷۵

2 ...مُسلِم، کتاب اللباس والزینة، باب تحریم التبختر فی المشی... الخ، ص۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قَدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[1] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں کہ دوڑے دوڑے کہاں جارہا ہے اور نہ اِتنا آہِستہ کہ دیکھنے والے کو آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔ ☆ راستے میں دو عورَتیں کھڑی ہوں یا جارہی ہوں تو ان کے بیچ میں سے نہ گزریئے کہ حدیثِ پاک میں اس کی مُمانَعَت آئی ہے۔[2] ☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُھَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمایئے سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے **مدنی قافِلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو　　　لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...الشمائل المحمدية للترمذی، باب ماجاء فی مشية رسول الله، ص۸۷، رقم: ۱۱۸

[2] ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطريق، ۴/۴۷۰، حدیث: ۵۲۷۳

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اجتماع میں پڑھے جانے والے (6) دُرودِ پاک اور (2) دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

1 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا
2 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیة عشرة، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے سترّ دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمَد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شَخْص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے،

1 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷
2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹
3 ۔۔۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں: جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو (3) مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات 04 نومبر 2021ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں کسی رِسالے کا مطالعہ کرنے یا آڈیو سُننے کی ترغیب دِلائی جاتی ہے، آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**امیرِ اہلسنّت سے خواتین کے بارے میں سوال جواب**" کا اِعلان کیا جائے گا، تمام عاشقانِ

---

1 ...الترغیب والترهیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابن عساکر، رقم: ۲۳۰۶، زیاد بن عبداللہ بن خالد الصباغ، ۱۹/۱۵۵

رسول **مطالعے کی برکات** اور مزید دِینی معلومات حاصل کرنے کے لیے یہ رسالہ ضرور حاصل فرمائیں۔

فیضان مدنی مذاکرہ جاری رہے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! **ماہِ ربیع الآخر، ماہِ عبدالقادر** کی آمد آمد ہے، 6 نومبر بروز ہفتہ سے **ربیع الآخر کے 11 مدنی مذاکروں** کا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور یہ مدنی مذاکرے 11 ربیع الاخر تک روزانہ ہی جاری رہیں گے، ان مدنی مذاکروں کا **آغاز روزانہ رات تقریباً 09:00** بجے ہو گا۔ ان شاءاللہ الکریم۔ کئی شہروں سے عاشقانِ رسول عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں شرکت کر کے ان مدنی مذاکروں کی برکتیں حاصل کریں گے۔ مدنی چینل پر **جلوسِ غوثیہ** بھی براہِ راست (Live) دیکھا جا سکے گا۔ تمام عاشقانِ رسول **فیضانِ غوثِ اعظم** سے مالامال ان مدنی مذاکروں میں خود بھی ضرور شرکت فرمائیں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دِلائیں۔

مکتبۃ المدینہ کا اعلان

روز مرہ کے معمولات پر مشتمل سینکڑوں سُنّتوں اور آداب کو مکتبۃ المدینہ نے ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے جس کا نام ہے "**550 سُنّتیں اور آداب**"۔ اس کتاب کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (❀) بیٹھنے کی 18 سنتیں اور آداب (❀) گھر میں آنے جانے کی 12 سنتیں اور آداب (❀) پڑوسی کے بارے میں 15 سنتیں اور آداب وغیرہ۔ یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے 70 روپے میں قیمتاً طلب فرمائیں۔

ہفتہ وار اجتماع میں رات گزارنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یا ربَّ المصطفٰے! جو اسلامی بھائی مہینے کی **پہلی جمعرات** ہفتہ وار سنّتوں بھرے **اجتماع میں رات**

گزارے اور اِشراق تک ٹھہرا رہے، اُس کو اپنی **عبادت کا شوق** عطا فرما اور اُسے **بے حساب بخش** دے۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

یا ربَّ المصطفےٰ! جو کوئی ہر شمسی ماہ کے پہلے جمعے کو تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کے لیے روانہ ہو، اُس کو دِیدارِ مصطفےٰ سے مشرف فرما۔ اٰمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول

آج سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں ہم "**آبِ زم زم**" کے موضوع پر سُنیں گے مثلاً (❀) آبِ زم زم سے متعلق فرامینِ مصطفےٰ (❀) افضل پانی کون سا ہے؟ (❀) آبِ زم زم شریف کے **دینی، دنیاوی اور طبی فوائد** (❀) **آبِ زم زم پیتے وقت** کی دُعا یاد کروائی جائے گی، دُعا یاد کروانے کے بعد نیک اعمال کے رسالے سے اجتماعی جائزہ لیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الکریم